آدمی کیونکر

نئے سرے سے پیَدا

ھو سکتا ھے ؟

اَز

چک سمِتھ

آدمی کیونکر

نئے سرے سے پیدا

ہو سکتا ہے؟

اَز: چک سمِتھ
مترجم: ندیم عیسیٰ

THE WORD
FOR TODAY
P.O. Box 8000, Costa Mesa, CA 92628

آدمی کیونکر نئے سرے سے پیدا ہو سکتا ہے؟

مُصنف	پاسٹر چک سمِتھ
مترجم	ندیم مسیحی
کتابت	عمران بوٹا
ترتیب و تدوین	سُنیل مسیحی
اشاعت	اوّل 2007ء

ــــناشرینــــ

جیزز سیوز منسٹریز پاکستان

2007© جُملہ حقُوق بحقِ جیزز سیوز منسٹریز پاکستان محفوظ ہیں۔

Ph. 0554-006-037, Email: info@jsm-pak.org
www.jsm-pak.org

آدمی کیونکر نئے سرے سے پیدا ہوسکتا ہے؟

رات کی تاریکی میں چھُپ کر بڑے محتاط انداز سے ایک شخص ناصرتؔ کے یسوعؔ کے پاس پہنچا۔ یہودیوں کے اِس سردار نے رات پڑنے کا انتظار کیا، کیونکہ اُس کے پاس ایک سوال تھا جو اُس نے پوچھنا تھا۔ ایک ایسا سوال جو وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی اور سنے۔ پسِ منظر میں کھڑا ہو کر نیکدُیمسؔ یسوعؔ کو ایک کے بعد دوسرا معجزہ کرتے ہوئے دیکھتا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کوئی بھی یہ سب نہیں کر سکتا تھا جب تک خُدا اُس کے ساتھ نہ ہو۔ مگر اب بالآخر یسوعؔ اکیلا تھا۔ اب اُس سے سوال پوچھنے کا وقت تھا۔

''اے ربّیؔ'' نیکدُیمسؔ نے کہا، ''ہم جانتے ہیں کہ تُو خُدا کی طرف سے اُستاد ہو کر آیا ہے، کیونکہ جو معجزے تو دکھاتا ہے کوئی شخص نہیں دکھا سکتا جب تک خُدا اُس کیساتھ نہ ہو۔'' یسوعؔ جیسے کہ وہ عمل کے لیے تیار ہی تھا اصل موضوع کی طرف آیا۔ وہ جانتا تھا کہ نیکدیمسؔ کیا چاہتا تھا۔ اُس نے جواب دیا، ''جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔''

اِس بات پر نیکدُیمسؔ نے بالکل جائز طور پر پوچھا۔ '' 'نئے سرے سے پیدا' اِس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟''

جیسے ہی یوُحنا 3:3 میں یسوعؔ کے اِس بیان پر لوگوں نے غور کیا تو وہ صدیوں سے یہی سوال پوچھتے چلے آ رہے ہیں۔ نئے سرے سے پیدا ہونے کا کیا مطلب ہے؟

آپ دیکھتے ہیں کہ خُدا نے انسان کو بنیادی طور پر رُوح، جان اور بدن کی تثلیث کے طور پر تخلیق کیا ہے۔ جان پر رُوح کی حکمرانی ہوتی ہے۔ اور پس جب رُوح حکمرانی کرتی ہے تو انسان خُدا کے ساتھ رفاقت اور شراکت میں رہتا ہے۔ دوسری طرف نباتاتی زندگی یک رُخی ہے۔ طبعی وجود رکھتے ہوئے یہ مٹی اور ماحول سے ملنے والی غذا پر یا بہت کم صورتوں میں جیسے کہ وینس فلائی ٹریپ حشرات پر پلتا ہے۔ جڑیں پودوں کو مضبوطی سے اُن کی جگہ پر تھامے رکھتی ہیں۔ جب کہ تمام افزائش نسل اِن کے بیج میں بند جنیاتی ضابطے کے ذریعے ہوتی ہے۔ حیوانی زندگی دو رُخی ہوتے ہوئے طبعی بدن اور شعور یا ذہن بھی رکھتی ہے۔ حیوانات پودوں یا دوسرے جانوروں پر پلتے ہیں اور وسیع پیمانے پر تغیر پذیری رکھتے ہیں۔ پودوں کی طرح یہ اپنے تُخم میں پائے جانے والے جنیاتی خلیے

سے افزائش نسل کرتے ہیں جسکی تُخم پذیزی عموماً نر کرتا ہے۔ لیکن اِن کے شعور اور بہت تغیر پذیری کی بدولت عالمِ حیوانات عالمِ نباتات سے بہت زیادہ برتر ہے۔

اب جب خُدا نے انسان کو تخلیق کیا تو اُس نے اُسے تہری ذات والا، تین رُخ: رُوح، بدن اور شعور رکھنے والا تخلیق کیا۔ رُوح کا شامل شدہ رُخ انسان کو عالمِ نباتات سے ایک کمیّتی درجہ اُوپر رکھتا ہے، کیونکہ یہ انسان کو خُدا کے ساتھ رابطے میں رکھتی ہے۔

یسوعؔ نے کہا کہ، ”خُدا رُوح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچائی سے اُسکی پرستش کریں۔“ (یوحنا 24:4) لہذا جب اُس نے پہلے انسان کو (رُوح، شعور اور بدن کیساتھ) تخلیق کیا تو خُدا نے اُسے رفاقت کے لیے بنایا۔

پیدائش 8:3 میں ہمارے پاس ایک خوبصورت آیت ہے
”اور اُنہوں نے خُداوند خُدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سُنی۔“ انسان اپنی ذات کے روحانی رُخ کی وجہ سے خُدا سے ملتا اور اُس کے ساتھ رفاقت رکھتا تھا۔ بہرحال جب انسان کی رُوح مُردہ ہوتی ہے تو وہ حیوانی زندگی کی سطح پر جینے تک کم ہو جاتا ہے۔ اُسکے خیالات کا بنیادی تعلق اُس کی طبعی ضروریات اور خواہشات کیساتھ ہوتا ہے۔

انسان کی رُوح اُس کے قصوروں اور گناہوں کی وجہ سے مردہ ہوتی ہے۔ ابتدا میں جب خُدا نے پہلے انسان کو تخلیق کیا تو وہ ایک مثالی اور خالص ماحول میں رہتا تھا۔ وہ کسی بھی طرح کے جنیاتی نقائص سے پاک مضبوط، تندرست بدن رکھتا تھا، اور جب کہ اُسکی رُوح زندہ تھی تو وہ خُدا کے ساتھ رفاقت اور شراکت دونوں ہی رکھتا تھا۔ لیکن وہاں ایک گُومگو کی حالت تھی۔

کیا انسان خُدا کے ساتھ اِس لیے رفاقت میں رہتا کیونکہ وہ اُسے پیار کرتا تھا؟ یا وہ اِس لیے رفاقت میں رہتا کیونکہ اُس کے پاس کوئی اور نعم البدل نہ تھا؟

انسان کے دل کی سچائی کا تعین کرنے کے لیے خُدا نے باغِ عدن کے درمیان میں ایک بہت دلکش درخت لگایا: ممنوع پھل کیساتھ ایک درخت، وہ پھل جو کہ رُوحانی موت کی دھمکی تھا۔ اب انسان کو انتخاب کرنے کی ضرورت تھی۔ کیا وہ خُدا کے ساتھ اپنی رفاقت جاری رکھنا چاہتا تھا، یا وہ خُدا سے برگشتگی کی قیمت پر اپنی جسمانی خواہشات کی تکمیل کرنا چاہتا تھا؟

بدقسمتی سے آدؔم نے اپنے بدن کی شہوت کے مطابق جینے کا چناؤ کیا اور اُس نے ممنوع پھل میں سے کھایا۔ اور ایسا کرنے کی بدولت اُسکی رُوح مرگئی۔ اُس لمحے انسان ایک دو رُخی: جسمانی اور شعوری (ذہنی) ذات بن گیا۔ یسوؔع نے نیکُدیمسؔ کو بتایا کہ اُسے نئے سرے سے پیدا ہونا پڑے گا۔ (یوحنا7:3)

ہمیں ایک روحانی پیدائش کی ضرورت ہے۔ ہم ایک بار جسم سے پیدا ہوئے اور خُدا سے منحرف ہوگئے، لیکن خُدا کے ساتھ رفاقت رکھنے سے جو مُسرت اور برکت ملتی ہے اُسے جاننے کے لیے ہمیں نئے سرے سے رُوح سے پیدا ہونا پڑے گا۔ آدؔم نے رُوح کو قتل کر لینے کے بعد جانا کہ نیک اور مذہبی بنتے ہوئے اور اُصول وضوابط کی پیروی کر کے بھی کوئی ایسا طریقہ نہیں جس سے رُوح کو زندہ کیا جاسکے۔ ہم نیک بننے کی کوشش کر سکتے ہیں، لیکن ہم کبھی بھی ضروری حد تک نیک نہیں بن سکتے۔

یسوؔع نے نیکُدیمسؔ سے بات کرنا جاری رکھا۔ ”جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔“ (یوحنا3:3)۔ ایک نفسانی شخص اِس رُخ کو نہیں سمجھ سکتا۔ وہ اِس کا کوئی فہم نہیں رکھتا۔ پولُسؔ نے کرنتھیوں کو لکھا، ”کیونکہ انسانوں میں سے کون کسی انسان کی باتیں جانتا ھے۔ سوا انسان کی اپنی رُوح کے جو اُس میں ھے؟ اِسی طرح خُدا کے رُوح کے سوا کوئی خُدا کی باتیں نہیں جانتا۔ مگر ھم نے نہ دنیا کی رُوح بلکہ وہ رُوح پایا جو خُدا کی طرف سے ھے تا کہ اُن باتوں کو جانیں جو خُدا نے ھمیں عنائت کی ھیں۔ اور ھم اُن باتوں کو اُن الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ھم سکھائے ھوں بلکہ اُن الفاظ میں جو رُوح نے سکھائے ھیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ھیں مگر نفسانی آدمی خُدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بیوقوفی

کی باتیں ہیں اور نہ وہ اُنہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں۔'' (1 کرنتھیوں 2:11-14)

جیسا کہ پولُسؔ نے کہا کہ ایک نفسانی آدمی رُوح کی باتوں کو جان اور سمجھ نہیں سکتا۔ یہ اُسے بیوقوفی معلوم ہوتی ہیں۔ یہ ہمارے لئے گفتگو کرنے کو مشکل بناتا ہے۔ کیونکہ رُوح کی سربراہی اور جسم کی سربراہی میں چلنے والے اشخاص کے درمیان ایک بہت بڑی خلیج موجود ہوتی ہے۔

کبھی آپ نے اِس بات کا جائزہ لیا ہے کہ کسی بچے کے سامنے چیزوں کی تفصیل بیان کرنا کس قدر مشکل ہے۔ یہ ایک بہت مایوسی کی بات ہوسکتی ہے۔ کیونکہ آپ سوچتے ہیں کہ ''وہ کیوں نہیں سمجھ سکتا؟ میرا مطلب ہے کہ یہ کس قدر واضع ہے۔ یہ کتنا سادہ ہے۔ یہ بہت زیادہ غیر مبہم اور مبنی بر عقل ہے۔ وہ اِسے کیوں نہیں دیکھ سکتا؟

روحانی چیزوں میں نفسانی آدمی ایک بچے کی طرح ہوتا ہے۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ نفسانی شخص روحانی چیزوں کو نہیں جان سکتا کیونکہ اُن کے لیے روحانی پرکھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِسی لیے یسوؔع نے کہا، ''اگر تم نے خُدا کی بادشاہی دیکھنی ہے تو تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا پڑے گا۔'' اگر آپ خُدا کی بادشاہی کے اِس رُخ کو دیکھنے جا رہے ہیں۔ تو یہ ایک روحانی پیدائش کا مطالبہ کرتا ہے۔ اِس لیے آپ کا نئے سرے سے پیدا ہونا ضروری ہے۔

لہذا نیکُدیمسؔ کا سوال غالبًا یہ تھا کہ ''میں کیونکر نئے سرے سے پیدا ہوسکتا ہوں؟ آدمی کس عمل کے ذریعے نئے سرے سے پیدا ہوسکتا ہے؟ یہ چیزیں کیونکر وقوع پذیر ہوسکتی ہیں؟''

یسوؔع نے پھر ایک تمثیل کے ذریعے جسے نیکُدیمسؔ سمجھتا تھا، تفصیل بیان کی۔ اُس نے پُرانے عہد نامے سے گنتی کی کتاب سے ایک کہانی سنائی۔ جب بنی اسرائیل بیابان میں تھے تو اُنہوں نے خُدا اور موسیٰ کے خلاف شکوے شکایات کرنا شروع کر دیئے۔ اُنہوں نے کہا، ''کہ وہ اُنہیں مصر سے اِس بیابان میں مرنے کے لیے لے آئے ہیں۔ ہمارے پاس کوئی روٹی پانی نہیں اور ہم مَن (آسمانی خوراک) سے اُکتا چکے ہیں۔'' (گنتی 21:5)

کیونکہ وہ خُدا کے خلاف بڑبڑائے اور شکایت کی، اُس نے اُن کے خیموں میں جان لیوا زہریلے سانپ بھیج دیئے۔ جلد ہی سینکڑوں لوگ سانپ کے کاٹنے سے مر رہے تھے۔ اسرائیلی موسیٰؑ کی طرف دوڑے اور اپنے لیے دُعا کرنے کے لیے التجا کرتے ہوئے معافی مانگی۔ موسیٰؑ نے اِس کے جواب میں خُدا سے دُعا کی اور اُسے لوگوں کو بچانے کے لیے کہا۔

بہر حال، خُدا نے اُن کو بچانے کی بجائے ایک ایسا اہتمام کیا جس نے اُن کی شفا اُنہی پر چھوڑ دی۔

گنتی 8:21 میں ہم پڑھتے ہیں، ”تب خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ ایک جلانے والا سانپ بنا لے اور اُسے بَلّی پر لٹکا دے اور جو سانپ کا ڈسا ہوا اُس پر نظر کرے گا وہ جیتا بچے گا۔“ چنانچہ موسیٰ نے پیتل کا ایک سانپ بنوا کر خیموں کے درمیان میں اُسے بَلّی پر لٹکا دیا۔ پھر جب بھی کوئی اِن زہریلے سانپوں سے ڈسا جاتا، اُسے ہدایت کی جاتی کہ وہ بَلّی پر لٹکے پیتل کے سانپ پر نظر کرے، اور وہ فوراً شفا پا جاتے تھے۔

مجھے اِس کے پیچھے موجود علامت کو بیان کرنے دیں۔ کلام میں، پیتل خُدا کی عدالت کی علامت ہے۔ اسرائیلوں کے پاس پیتل کا ایک مذبح تھا، جس پر اُن کی قربانیاں چڑھائی جاتیں۔ (سلاطین 15:16)۔ مزید برآں کلام میں سانپ گناہ کی علامت ہے۔ (باغِ عدن میں پائے جانے والے سانپ کو یاد کریں، پیدائش 13:3) بہر حال اِس خاص مثال میں سانپ کا بَلّی پر لٹکایا جانا یسوعؑ کی صلیب کی طرف اشارہ کرتا ہے، جس پر اُسے مصلوب ہونا تھا۔ یسوعؑ نے کہا ”اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ آدم بھی اُونچے پر چڑھایا جائے۔“ (یوحنا 14:3)۔ پھر اُس نے یوحنا 32:12 میں کہا، ”اور مَیں اگر زمین سے اونچے پر چڑھایا جائونگا تو سب کو اپنے پاس کھینچونگا۔“

یسوعؑ اِس بات کی پیشن گوئی کر رہا تھا کہ وہ صلیب پر مرے گا۔ اِس لئے بَلّی پر لٹکایا گیا پیتل کا سانپ خُدا کی طرف سے صلیب پر ہمارے گناہوں کی عدالت ہونے کی علامت ہے۔

”جس طرح موسیٰؑ نے سانپ کو بیابان میں اُونچے پر چڑھایا اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ

آدم بھی اُونچے پر چڑھایا جائے۔" آدمی کیونکر نئے سرے سے پیدا ہوسکتا ہے؟ وہ خُدا کی طرف سے مہیا کی گئی، اُس کے بیٹے کی موت کے عمل کے ذریعے سے نئے سرے سے پیدا ہوسکتا ہے۔ یسوعؔ جب ہماری جگہ پر مرا تو اُس نے ہمارے گناہوں کی سزا اپنے اُوپر لے لی۔ جب ہم اِس چیز کو سمجھتے ہیں اور ایمان میں صلیب پر موجود یسوعؔ پر نظر کرتے ہیں، تو ہم یہ جان لیتے ہیں کہ وہ خُدا کی اُس سزا کو جو ہمارے سر تھی برداشت کرتے ہوئے ہمارے گناہوں کی خاطر مرا۔

تصور کریں کہ آپ بنی اِسرائیل کے ساتھ قریباً 3800 سال پہلے رہ رہے تھے جب یہ سانپ خیموں میں آئے۔ ایک دِن جب آپ اپنے خیمے میں ایک دوست سے بات کررہے ہوتے ہیں تو ایک سانپ اندر کھسک آتا ہے اور اُس کے پاؤں پر کاٹ لیتا ہے۔ جب اُس کا پاؤں سوجھتا ہے تو آپ بے بسی سے دیکھتے ہیں اور پھر ایک لمحے بعد وہ اینٹھن کا شکار ہونا شروع ہوجاتا ہے۔

پس آپ جلدی سے اپنے دوست کو خیمے سے باہر گھسیٹتے اور چلاتے ہیں۔ "بلّی پر لٹکے ہوئے اُس سانپ پر نظر کرو جو موسیٰؔ نے خیموں کے درمیان میں لگایا ہے!"

وہ جواب دیتا ہے، "مَیں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ وہ کس طرح میری مدد کریگا۔"

آپ چیختے ہیں، "بحث مت کرو، صرف اُس پر نظر کرو!"

"لیکن مَیں یہ بات نہیں سمجھ پارہا کہ کس طرح بلّی پر لٹکے ہوئے سانپ کو دیکھنا میری مدد کرسکتا ہے؟ مَیں تو مر رہا ہوں۔" آپ بدحواسی سے بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ "دیکھو! مَیں نہیں جانتا کہ یہ کس طرح کام کرتا ہے۔ مَیں بس یہ جانتا ہوں کہ ہمارے اِردگرد سینکڑوں لوگ تمہاری طرح مر رہے تھے۔ اُنہوں نے بلّی پر لٹکے ہوئے سانپ پر نظر کی اور اب وہ بالکل ٹھیک ہیں۔

"یہ محض بیوقوفی ہے۔" آپ کا دوست انکار کردیتا ہے۔ "مَیں اُس کی طرف نہیں دیکھونگا۔"

پھر آپ کا دوست مرجاتا ہے اور آپ اِس بات کا یقین نہیں کرپاتے۔ آپ نے اُسے کوئی ہولناک کام کرنے کیلئے نہیں کہا تھا؛ آپ

نے تو صرف اُسے ایک نگاہ ڈالنے کیلئے کہا تھا۔ اُس سے مستفید ہونے کیلئے اُسے اُس عمل کو سمجھنے کی ضرورت نہیں تھی۔

اِسی طرح سے یسوؔع مسیح ہمارے گناہوں کی خاطر مرا، لیکن ہمارے لئے اُس عمل کو جاننا ضروری نہیں جس سے رُوح پیدا ہوتی ہے۔ ہمیں یہ جاننے کی ضرورت نہیں کہ ہم کیونکر ایسی مکمل تبدیلی پا سکتے ہیں؛ جو ہم نے جاننا ہے وہ یہ ہے کہ یہ ممکن ہے۔ بیابان میں اِسرائیلیوں کی طرح نتائج سے مستفید ہونے کیلئے ہمارا عمل کو سمجھنا ضروری نہیں ہے۔ ہم خُدا کے ساتھ شعوری رفاقت اور شراکت میں رہ سکتے ہیں۔ ہم یہ جان سکتے ہیں کہ ابدی زندگی پانا اور گناہوں سے چھڑایا جانا کس قدر حیرت انگیز ہے۔

یسوؔع نے نئے سرے سے پیدا ہونے کے عمل کو بیان کیا جب اُس نے کہا کہ " جس طرح موسٰیؔ نے بیابان میں سانپ کو اُونچے پر چڑھایا اُسی طرح ضرور ہے کہ اِبن آدم بھی اُونچے پر چڑھایا جائے تا کہ جو کوئی ایمان لائے اُس میں ہمیشہ کی زندگی پائے۔" (یوحنا 3:14-15)

روحانی پیدائش کے بغیر آپ زیادہ سے زیادہ ایک انسان کا صرف دو تہائی ہیں۔ نفسانی آدمی کسی نہ کسی طور پر یہ شعور رکھتا ہے کہ اُس کی زندگی میں کسی چیز کی کمی ہے اور وہ اُس خلاء کو بھرنے کیلئے مسلسل جستجو کرتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہ عام طور پر اُس خلاء کو جسمانی یا جذباتی تجربے کے ذریعے بھرنے کی جستجو کرتا ہے۔ کوئی شخص چاہے اپنی ذات کو جسمانی مسرتوں اور جذباتی تجربات سے بھر لے، لیکن پھر بھی بالآخر اُس میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ کچھ کمی ہے۔ کیونکہ نئے سرے سے پیدا ہونے کے سوا اور کچھ بھی رُوح کے خلاء کو نہیں بھر سکتا

انسان خُدا کی پرستش کرنے کیلئے تخلیق کیا گیا، اگر آپ سچے زندہ خُدا کی پرستش نہیں کرتے تو آپ ایک نعم البدل ڈھونڈ لینگے۔ یہ آپ کی کار، آپ کا گھر یا آپ کی کشتی ہو سکتی ہے۔ اور یہ فہرست ہمیشہ جاری و ساری رہ سکتی ہے۔ لیکن انسان ہوتے ہوئے پرستش ہمارے وجود کا ایک جبلّی حصّہ ہے۔

آپ یہ سوچ سکتے ہیں کہ یہ سب تو بہت سادہ ہے آپ شاید یہ نہ سمجھ پائیں کہ محض یسوؔع مسیح میں ایمان رکھنے کی بدولت آپ کیونکر روحانی پیدائش پا سکتے ہیں۔ سادہ طور پر، خُدا نے اِسے اِس طرح سے بنایا کہ ایک بچہ بھی نئے سرے سے پیدا ہو سکے۔

یسوؔع نے نیکُدیمُسؔ کو مزید تفصیل بتانا جاری رکھتے ہوئے کہا کہ خُدا نے ایک ایسی دنیا سے جو گناہ کی بدولت تباہ ہو رہی تھی اور گناہ کے نتیجے کے طور پر ہلاک ہو رہی تھی، ایسی محبت رکھی کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائیگا، ہلاک نہیں ہوگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا۔

(یوحنا 16:3)

مَیں ایک بار پھر اسرائیلیوں کے بارے میں سوچتا ہوں جو اپنے تمام مسائل کے لئے خُدا کو الزام دیتے اور اپنی بُری حالت کی بدولت اُس کے خلاف بڑبڑاتے ہوئے بیابان میں آوارہ پھر رہے تھے، حالانکہ حقیقت میں اُن ہی کو الزام دیا جانا چاہئے۔ انسان کا یہ کیسا روایتی پن ہے۔ ہم خُدا سے مُنہ پھیر لیتے ہیں اور جسم کے مطابق جیتے ہیں۔ اور ہم جسم کے مطابق زندگی کے دُکھ____ کھوکھلا پن، مایوسی اور دوسرے نتائج کا تجربہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جسمانی زندگی جان لیوا ہے۔ ایک زہریلے سانپ کے ڈنگ کی طرح یہ آپ کو تباہ کر دے گی اور آپ ہلاک ہو جائیں گے۔

لیکن اِسرائیلیوں کا لمبا اور سخت مشکل بیابانی تجربہ اُن کیلئے خُدا کا بنیادی مقصد اور منصوبہ نہیں تھا۔ وہ اُنہیں وعدے کی سرزمین پر لانا چاہتا تھا، جہاں وہ اُس سرزمین کی زرخیزی اور اُن سب برکات سے لطف اندوز ہو سکتے تھے، جن کا اُس نے اُن کے باپ ابرہاؔم سے وعدہ کیا تھا۔ لیکن اُنہوں نے کالبؔ اور یشوؔع کی گواہی کو رد کیا۔ اُنہوں نے کہا، ''ہم اندر نہیں جاسکتے، اور اُس زمین کو حاصل نہیں کر سکتے، دشمن بہت زیادہ طاقتور ہے۔'' اور اُس کی بجائے وہ پیچھے بیابان میں مڑ گئے اور پھر بعد میں جب اُنہیں بیابان میں رہنے کے نتائج جھیلنے پڑے تو اُنہوں نے خُدا کو الزام دینے کی کوشش کی۔

اگر آپ آج ایک بیابان میں رہ رہے ہیں تو اِس کی وجہ یہ نہیں کہ خُدا چاہتا ہے کہ آپ وہاں رہیں۔ خُدا نہیں چاہتا کہ آپ جسم کے مطابق زندگی گذاریں۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ رُوح کی بھرپور زندگی جئیں اور اُن برکات اور فوائد سے لطف اندوز ہوں جو خُدا کے ساتھ رفاقت سے آتے ہیں۔

اِسرائیلیوں نے خُدا کے مقصد کو اور اِس بات کو کہ کیوں اُس نے زہریلے سانپ بھیجے غلط سمجھا۔ وہ اُنہیں اپنی طرف واپس لانا چاہتا تھا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ جب ہم خطرناک علاقے میں آوارہ گردی کرتے ہیں تو وہ مشکلات کو آنے کی اجازت دیتا ہے۔ وہ جانتا ہے

کہ دردناک تجربات ہمیں جگانے کی قوت رکھتے ہیں، لہذا ہم اُس کی طرف واپس پلٹ آئیں گے۔ یہ حقیقت میں خُدا کی طرف سے سزا نہیں۔ اِس کی بجائے وہ حقیقت میں یہ کہہ رہا ہے، ''واپس میرے پاس آجاؤ، تم مجھ سے جدا ہو کر نہیں رہ سکتے۔ تم تباہی کی طرف جا رہے ہو۔ یہ اُس تباہی کی ایک مثال ہے جو اُس وقت آتی ہے جب تم میرے بغیر جینے کی کوشش کرتے ہو۔''

یہ سب آپ کو خُدا کے پاس لانے کیلئے ترتیب دیا گیا ہے، تاکہ آپ رُوح سے پیدا ہو سکیں اور خُدا کے ساتھ رفاقت کی حیرت انگیز زندگی جی سکیں۔

خُدا کی مدد کے بغیر اسرائیلی بیابان میں ہی مر گئے ہوتے۔ وہ چالیس سال تو دور، دو ہفتے بھی نہ جی پاتے۔ اِسی طرح سے آپ اگر اِس وقت ایک بیابان میں سے گذر رہے ہیں تو خُدا آپ کو سنبھالتا ہے۔ خُدا کے سنبھالنے والے ہاتھ کے بغیر آپ پانچ سیکنڈ بھی نہ جی پائیں گے۔

آپ اپنی ذات کے وجود کیلئے اُس کے مقروض ہیں۔ وہ آپ کو سنبھالتا ہے تاکہ آپ اپنے لئے اُس کے عظیم پیار، خیال اور فکر کو جان سکیں؛ تاکہ آپ رُوح سے پیدا ہوں اور زندگی کے اُس بھرپور حصّے میں آجائیں جس کا خُدا ہم میں سے ہر ایک کیلئے ارادہ رکھتا ہے۔

اِس وقت آپ میں سے بہت زیادہ ایک خطرناک راستے پر جا رہے ہیں جو تباہی کی طرف لیکر جاتا ہے۔ اِس سے پہلے کہ آپ تباہ ہو جائیں آپ کو خُدا کی طرف پلٹنے کی ضرورت ہے۔ خُدا کا حیرت انگیز وعدہ یہ ہے کہ اگر آپ صرف اُس کے بیٹے پر ایمان لائیں گے تو آپ ہلاک نہیں ہوں گے۔ ہمیشہ کی زندگی محض مقدار نہیں یہ ایک معیار بھی ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ معیار کے بغیر مقدار جہنم ہے۔ لیکن رُوح میں زندگی اپنے اندر ایک زندگی کا معیار رکھتی ہے، جو حیوانی (یا جسمانی) وجود کی سطح سے بہت اُوپر ہے، اور ہمارے تصورات سے بھی بہت اُونچا ہے۔

لیکن یہ وہ زندگی ہے جس کی طرف خُدا آپ کو بُلا رہا ہے، رُوح کی زندگی، خُدا کے ساتھ رفاقت کی زندگی۔ بائبل کہتی ہے کہ جسمانی نیت موت ہے مگر روحانی نیت زندگی، اطمینان اور مسرت ہے۔ یہی ہے جسکی خُدا آپ کیلئے خواہش کرتا ہے؛ ابدی زندگی، اطمینان

اورمسَرت؛ وہ مسَرت جو خُدا کے ساتھ رفاقت رکھنے اور یہ جاننے سے آتی ہے کہ وہ آپ کے ساتھ ہے، آپ کی رہنمائی کر رہا ہے اور سب کچھ اُس کے ہاتھ میں ہے۔

ایک انسان خُدا کی اُس محبت بھری بہم رسائی پر ایمان رکھنے سے نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے جو اُس نے اُس کے اُن گناہوں کی معافی کیلئے مہیا کی، جو گناہ یسوعؔ نے اپنے آپ پر لے لئے۔ پس جب آپ یسوعؔ کو اپنے نجات دہندہ کے طور پر قبول کرتے ہیں اور یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ آپ کے گناہوں کیلئے مرا، اور جب آپ نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں تو آپ کی ذات کے اندر حیرت انگیز اور بعید الفہم تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اور آپ ایکدم رُوح کے ایک نئے رُح کے ساتھ ایک بھرپور زندگی گذار رہے ہوتے ہیں، جس کے بارے میں آپ نے کبھی خواب تک نہیں دیکھا تھا، اور نہیں جانتے تھے کہ اِس کا کوئی وجود بھی ہے یا نہیں۔ یہ بہت جلالی اور بہت حیرت انگیز ہوتی ہے، اور اُن سب چیزوں سے بہت زیادہ آگے ہوتی ہے جن کا آپ نے کبھی تجربہ کیا ہو۔ اُس کو بیان کرنے میں آپ کو مشکل پیش آئیگی۔ پولسؔ نے کہا کہ وہ چیزیں جن کا تجربہ اُس نے رُوح میں کیا ایسی حیرت انگیز تھیں کہ اُن کو الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کرنا جرم ہوگا۔ (2 کرنتھیوں 4:12)۔ اِنہیں بیان کرنے کیلئے کہیں کوئی زبان نہیں ہے۔

یسوعؔ نے کہا، ''اگر تم خُدا کی بادشاہی دیکھنا چاہتے ہو اور اُسے سمجھنا چاہتے ہو تو تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا پڑیگا۔''

خُدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کیلئے آپ کا نئے سرے سے پیدا ہونا ضروری ہے۔ صرف یسوعؔ مسیح کی طرف دیکھیں جو آپ کے گناہوں کی خاطر صلیب پر مرا، اُس پر اور اپنے لئے اُس کی محبت پر یقین رکھیں اور یہ تبدیلی وقوع پذیر ہو جائیگی۔ پس سوال یہی ہے کہ، ''کیا آپ خُدا کے رُوح سے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں؟'' اگر نہیں تو عمل بالکل آسان ہے۔

آج آپ دو خیموں میں سے ایک میں ہیں؛ سب کچھ مسیح کے ساتھ آپ کے تعلق پر منحصر ہے۔ آپ یا تو ایمان رکھتے ہوئے یسوعؔ کی طرف دیکھ سکتے ہیں جو آپ کیلئے صلیب پر مرا، یا آپ اُسی طرح چلنا جاری رکھ سکتے ہیں جیسے آپ ہیں۔ یہ ایک حیرت انگیز چیز ہے ـــــ گمراہ ہونے کیلئے آپ کو کچھ بھی نہیں کرنا پڑتا۔ جو کچھ آپ اب کر رہے ہیں صرف اُسے کرتے رہیں اور آپ تباہ ہو جائیں گے۔

لیکن اگر آپ صلیب کی طرف نگاہ کرتے ہیں اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ کے گناہوں کی خاطر مرا، تو خُدا کی طرف سے مفت تحفہ آپ کا ہوگا۔۔۔ابدی زندگی کا تحفہ

گناہگار کی دُعا

اگر آپ خُدا کے ساتھ ذاتی تعلق رکھنا چاہتے ہیں اور یہ یقین پانا چاہتے ہیں کہ آپ کے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں تو یہاں ایک تجویز کردہ دُعا ہے۔۔۔

خُدا باپ! مَیں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے اور تجھ سے معافی مانگتے ہوئے تیری حضوری میں آتا ہوں۔خُداوند مَیں تیرا شکر ادا کرتا ہوں، کیونکہ تُو نے وعدہ کیا ہے کہ اگر میں اپنے گناہوں کا اعتراف کروُنگا تو تُو مجھے معاف کرنے اور میری ساری ناراستی سے پاک کرنے کیلیئے وفادار ہوگا۔ مَیں اپنے گناہوں سے توبہ کرنا اور اُس انداز سے جینا چاہتا ہوں جو تجھے خوش کرے۔لہٰذا خُداوند مَیں تیری مدد مانگتا ہوں۔مَیں التجا کرتا ہوں کہ تو رُوح القدس کے ذریعے مجھے قوت دے کہ مَیں صحیح طریقے سے جی سکوں۔

مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ یسوعؔ مسیح صلیب پر میرے گناہوں کی قیمت ادا کرنے کو مرا، اور پھر مُردوں میں سے جی اُٹھا۔مَیں اُسے اپنے نجات دہندہ، اپنے خُداوند اور اپنے دوست کے طور پر قبول کرتا ہوں۔مَیں اِس لئے بھی تیرا شکر کرتا ہوں کیونکہ تُو نے کہا ہے کہ جو کوئی میرے پاس آتا ہے مَیں اُسے کسی صورت نہیں نکالوں گا۔مسیح میں مجھے نئی زندگی دینے کیلیئے تیرا شکر ہو۔مَیں اپنے آپ کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔مجھے وہ بنا جو تُو چاہتا ہے کہ مَیں بنوں۔یسوعؔ کے نام میں۔ آمین!!!

اِسکے بعد کیا؟

اگر آپ نے یسوعؔ مسیح کو اپنے نجات دہندہ کے طور پر قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو اب آپ نئے سرے سے پیدا ہو گئے ہیں۔ یہاں کچھ چیزیں ہیں جو ایک مسیحی کے طور پر بڑھنے میں آپ کی مدد کریں گی۔

1 دُعا: دُعا ایک ٹیلیفون کی تار کی طرح ہے جو سیدھی خُدا تک پہنچی ہے۔یہ بہت ضروری ہے کہ آپ اُس سے باتیں کرتے

ہوئے وقت گذاریں، جتنا زیادہ اُتنا ہی اچھا۔ (فلپیوں 6:4)

2 بائبل پڑھیں: بائبل خُدا کی طرف سے ایک محبت نامے کی طرح ہے۔ جتنا آپ اُسے پڑھتے ہیں اُتنا ہی آپ اُس کی محبت میں گرفتار ہوتے ہیں۔ (1 پطرس 2:2)

3 رفاقت: آپ کو ایسے دوست رکھنے کی ضرورت ہے جو آپ جیسا ایمان رکھتے ہوں اور جو آپ کی حوصلہ افزائی کر سکیں۔ اِس لئے بائبل پر صحیح معنوں میں ایمان رکھنے والا چرچ ڈھونڈنا اچھا ہے، جہاں آپ دوسرے مسیحیوں سے مل سکیں۔

(عبرانیوں 10:24-25)

4 گواہی دیں: مسیح یسوع میں اپنا ایمان دوسروں کے ساتھ بانٹیں، دُعا کریں کہ خُدا آپ پر یہ ظاہر کرے کہ آپ کو کب اور کیسے گواہی دینی چاہیئے۔ (مرقس 15:16)

خُدا آپ کو برکت دے اور ہم دُعا کرتے ہیں کہ آپ ہر روز خُدا کی نزدیکی میں بڑھنا جاری رکھیں!

کیلوری چیپل کوسٹہ میسا، کیلیفورنیا کے سنیئر پاسٹر چک سمِتھ 50 سال سے زیادہ عرصے سے بائبل کے استاد ہیں۔ ریڈیو پروگرام The Word For Today میں بائبل پر اُن کی تعلیمات کو سنا جا سکتا ہے۔ اُن کی دیگر کتابیں مندرجہ ذیل ہیں۔

"Effective Prayer Life." (اُردو ترجمہ **"موثر دُعائیہ زندگی"** موجود)

"Why Grace Changes Everything," (اُردو ترجمہ **"فضل کیوں سب کچھ بدل دیتا ھے"** جاری)

"Living Water,"

THE WORD FOR TODAY

P.O. Box 8000, Costa Mesa, CA 92628

(800) 272-WORD (9673)

www.twft.com

JESUS SAVES MINISTRIES PAKISTAN

Vill. & P.O. Chourah, Teh. Wazirabad,

Distt. Gujranwal 5200, Punjab, PAKISTAN

0554-006-037, info@jsm-pak.org

www.jsm-pak.org